Fikr-o-Nasar (Islamabad) 13:2 (1975)

تعارف و تبصرہ

"فارسیٔ پاکستان و مطالب پاکستان شناسی (فارسی) - جلد یکم

تالیف : جناب محمد حسین تسبیحی -
مرکزِ تحقیقاتِ فارسی ایران و پاکستان -

سال اشاعت: ۱۹۷۴ء -

قیمت : ۴۰ روپے

ضخامت : تقریباً ۵۵۰ صفحات -

"پاکستان شناسی" کو اگرچہ تہران یونیورسٹی میں تقریباً بیس سال سے اور مشہد اور اصفہان کی یونیورسٹیوں میں تقریباً دس سال سے ایرانی طلباء کے لئے ایک اختیاری مضمون کی حیثیت حاصل ہے لیکن اس موضوع پر فارسی میں ابھی تک بہت کم لکھا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں مولانا فیض قمی کی "استقلال پاکستان" میں براہِ راست اور ایران کے عظیم پاکستان شناس اور اقبال شناس محمد سعیدی صاحب کی "محمد علی جناح" اور "اقبال شناسی" اور ڈاکٹر عرفانی کی "تذکرہ شعرای کشمیر" یا "ایران صغیر" میں ضمناً پاکستان اور تحریک پاکستان سے متعلق کچھ معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں لیکن ہنوز پاکستان کا ایران میں کما حقہٗ تعارف نہیں کرایا گیا۔

اس کی ایک بنیادی وجہ ہماری حکومت اور قوم کی اس اہم موضوع کی طرف سے بے توجہی ہے، جب کہ دوسری طرف جو ایرانی حضرات ہندوستان شناسی یا ہندوستانی کلچر پر قلم اٹھاتے ہیں ہندوستانی حکومت اور قوم ان کی مختلف طریقوں سے ہمت افزائی کرتی ہے۔ ان کو ہندوستان جانے کی دعوت

دی جاتی ہے ۔ خود صدر یا وزیر اعظم ہند ان کو شکریے کا خط لکھتے ہیں ۔ اور ان کی کتابوں کی خرید اور نشر و اشاعت کا مناسب انتظام کیا جاتا ہے ، لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری حکومت یا قومی اداروں نے گذشتہ اٹھائیس سال میں اس طرف کوئی مؤثر قدم نہیں اُٹھایا ۔

زیر بحث کتاب "پاکستان شناسی" کی ایک اہم کڑی ہے ۔ کتاب کے آغاز میں ڈاکٹر علی اکبر جعفری فاضل ڈائرکٹر مرکز تحقیقات فارسی نے " ۳۱ بہار و ۳۱ ماہ در پاکستان" کے عنوان سے اس کتاب کے مؤلف کا مختصر لیکن بڑے دلچسپ انداز میں تعارف کرایا ہے ۔

یہ کتاب ۱۱۴ فارسی مقالات کا مجموعہ ہے جو پہلے تہران کے فارسی رسالوں "فردا"، "وحید" اور "ہوخت" میں چھپ چکے ہیں ۔ ان مضامین میں محترم مؤلف نے پاکستانی فارسی، کلچر اور زبانوں کے مختلف موضوعات پر خامہ فرسائی کی ہے ، اور پاکستان کی بعض اہم تاریخی عمارات ، مساجد وغیرہ کے کتبات ، کلچرل مراکز ، مدارس ، مزارات اور رسوم کی تصویریں دے کر کتاب کو مزید مفید بنا دیا ہے ۔

اس کتاب میں فاضل مؤلف نے بعض جدید اور قدیم ادبی شخصیتوں اور کلچرل مراکز کا تعارف کرایا ہے ۔ چنانچہ قدیم ادبی اور غیر فانی شخصیتوں میں شاہ عبداللطیف بھٹائی ، علامہ اقبال اور ادیب پیشاوری کا مفصل تعارف اس کتاب میں موجود ہے ۔ جدید لوگوں میں بعض ایسے حضرات کو روشناس کرایا ہے جنہوں نے فارسی زبان کی اہم خدمات انجام دی ہیں یا فارسی میں شاعری کی ہے مثلاً پیر حسام الدین راشدی ، ڈاکٹر غلام سرور ، ڈاکٹر سبط حسن رضوی ، رضا ہمدانی ، آغا ارسطو جاہی صاحبان وغیرہ کا ذکر مناسب الفاظ میں کیا ہے ۔

اسی طرح پاکستان میں شائع ہونے والی بعض فارسی کتابوں : "سعدی و خسرو" تالیف پروفیسر عابدی ، "دستگاہ قضائی پاکستان" تالیف راقم الحروف ، "اقبال در راہِ مولوی" تالیف ڈاکٹر اکرم شاہ "آموزگار فارسی" تالیف پروفیسر حضور احمد سلیم ، "مبارک نامہ" ترتیب مجلس تقریبات جشن شاہنشاہی اور "نغمہ ھای تبسم" (خمخانہ دل) مجموعہ اشعار تبسم قریشی مرحوم کا تفصیلاً تعارف کرایا ہے ۔

پاکستانی شہروں میں سے اسلام آباد ، راولپنڈی ، کراچی ، لاہور ، مری ، گجرات ، سیالکوٹ ، اوچ شریف ، اکوڑہ خٹک ، حیدر آباد سندھ اور پیر جھنڈو اور میوزیم اور کتب خانوں میں سے نیشنل میوزیم کراچی ، کتب خانہ پیر حسام الدین کراچی (اس کتب خانہ کی بیشتر کتابیں پیر صاحب موصوف

سے اسلام آباد یونیورسٹی نے حاصل کر لی ہیں) عجائب خانہ لاہور، کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد، کتب خانہ آریا مہر شیخوپورہ، کتب خانہ کرنل عزیز (مرحوم)، ٹیکسلا میوزیم، کتب خانہ دارالعلوم حقانیہ، فقیر خانہ میوزیم لاہور، کتب خانہ سید مبارک اور کتب خانہ غوثیہ، مساجد میں سے جامع مسجد نیو ٹاؤن کراچی، مسجد وزیر خان لاہور، تاریخی اور اہم تفریحی مراکز میں سے شاہی قلعہ لاہور، شالامار باغ، روز گارڈن اسلام آباد، مقبرۂ قائداعظم اور چڑیا گھر (گاندھی گارڈن) کراچی اور زیارت گاہوں میں سے مستان بابا کراچی، مقبرۂ ایاز، درگاہ مخدوم نوح سہروردی، نور پور شاہاں اور سلطان بابا منگوپیر کراچی مؤلف نے اچھی طرح دیکھے اور ان کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

پاکستانی کلچر سے مؤلف کی گہری دلچسپی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں اتنے مختصر قیام کے باوجود انھوں نے اس موضوع پر نہایت دلچسپ پیرایہ میں قلم اُٹھایا ہے۔ چنانچہ انھوں نے پاکستان میں آتش بازی، آلات جراحی، سرد و گرم اسلحہ، بیت بازی، شادی بیاہ کی رسوم، بارات، جہیز کا رواج، دینی جلسے، تجارتی جلسے، مجلس اور تعزیہ داری، خانقاہیں، سماع، سجادہ نشینی، دعا نویسی، نذر نیاز اور پردہ کا رواج جیسے موضوعات پر خامہ فرسائی کی ہے۔ اسی طرح پاکستان میں آئینہ کاری، آہن گری، بافندگی، ریسندگی، پارچہ بافی، زرگری، سنگ تراشی، کاشی کاری اور دستی کام، جلد سازی، خوشنویسی، چوب سازی اور برنج کاری (چاول کی کاشت) کے علاوہ گھوڑ سواری، چوگان بازی، پاکستانی پرچم، ملی ترانہ اور پاکستانی لباسوں میں قمیص شلوار، ساری، غرارہ اور شیروانی اور پاکستانی سازوں اور رقصوں نے ان کی توجہ اپنی طرف مبذول کی ہے۔

پاکستان کی قومی زبان "اُردو" پر بحث کرتے ہوئے مؤلف نے اخباری، عامیانہ، دینی اور علمی اُردو پر روشنی ڈالی ہے اور بعض جگہ اُردو میں اشتہارات سے اقتباسات دے کر اُردو اور فارسی کی یگانگت کو ظاہر کیا ہے۔ پاکستان میں فارسی کے مقام پر بھی مفصل بحث کی ہے۔ اسی طرح پاکستان کی مقامی زبانوں اور لہجوں میں سے پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی، گجراتی، کشمیری، ملتانی اور سرائیکی پر قلم اٹھایا ہے۔

مؤلف نے کبھی پاکستان میں شتر سواری، رکشہ، تانگے، ریل کار، پان، پاندان، اجرک (سندھی چادر)، پاکستانی مٹھائیاں باقر خانی، بالوشاہی، گاجر کا حلوا، شیرمال سے لطف اٹھایا ہے، تو کبھی یہاں کے تالابوں اور پیپل کے درختوں، پاکستانی پھلوں کینو، آم، جامن، نارنگی، آلوچہ، ناشپاتی اور مالٹا نے جو اکثر

ایران میں نہیں پائے جاتے ان کی دلچسپی کا باعث بنے ہیں۔

انہوں نے پاکستان میں ایک ساتِ دن اور سات رات جاری رہنے والی بارات میں شرکت کی ہے۔ اسی طرح انہوں نے قوالی (جو ایران میں نہیں ہوتی)، جشن عید میلادالنبیؐ، بارہ وفات، جشنِ ولادت علیؑ، جشن شاہ عبداللطیف بھٹائی دیکھے اور ان کا بیان بڑے دلچسپ انداز میں اس کتاب میں کیا ہے۔

مختصر یہ کہ مؤلف نے پاکستانی زندگی سے متعلق معلومات کے سمندر کو اس کتاب کے کوزہ میں سمو دیا ہے۔ پاکستانی زندگی کے مختلف شعبوں کو فارسی میں متعارف کراتے کی ان کی کوشش ہر طرح لائق تحسین و تمجید ہے۔ ہم پاکستانی حکومت اور قومی اداروں سے اپیل کرتے ہیں کہ فاضل مؤلف کی مناسب قدردانی اور ہمت افزائی کریں تاکہ موصوف ایسی کتابوں اور مضامین کا سلسلہ پورے ذوق و شوق سے آئندہ بھی جاری رکھ سکیں۔

(سید علی رضا نقوی)

ماہنامہ "تعمیرِ فکر" بنگلور (انڈیا)

شمارہ : جولائی و اگست ۱۹۷۴ء (امارت نمبر)

سالانہ چندہ : بارہ روپے۔

اس شمارے کی قیمت : دو روپے۔ ضخامت : ۹۶ صفحات

ماہنامہ "تعمیرِ فکر" بنگلور سے نکلنے والا ایک علمی اور دینی رسالہ ہے، جس کا مقصد موجودہ دور میں علوم اسلامی کی تشریح و توضیح اور اسلام کی جانب تعمیری انداز سے مسلمانوں کو مائل کرنا ہے، اس کے ایڈیٹر مولانا محمد شہاب الدین ندوی ایک متحرک، فعال اور پُرجوش شخصیت کے حامل انسان معلوم ہوتے ہیں۔ زیر نظر رسالہ ان کے مہتم بالشان تعلیمی اور علمی و تحقیقی منصوبے کا آرگن ہے۔ تعمیرِ فکر کا مقصد مسلمانانِ ہند کے اندر جذبۂ اصلاح و تعمیر کی آب یاری اور حرکت و عمل کا احساس پیدا کرنا اور انہیں ان کا بھولا ہوا ملی اور انسانی فریضہ یاد دلانا ہے۔

'تعمیرِ فکر' کے 'امارت نمبر' میں امارتِ شرعیہ بہار کے قیام کی سرگزشت، اس کی کارکردگی معاشرتی مسائل کا واحد شرعی حل۔ نظام قضا کا قیام۔ اجتماعی زندگی اور تنظیم ملت کی ضرورت و اہمیت